

قصر ختم نبوت کی آخری اینٹ

ختم نبوت کا واضح اعلان، تحفظ ختم نبوت کی اہمیت

اور غلام احمد قادیانی کا دعوائے نبوت

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فعن انس بن مالک قال قال رسول اللہ ﷺ ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی الحدیث. (ترمذی ج ۲)
ترجمہ: بے شک رسالت اور نبوت دونوں منقطع ہو چکی ہیں لہذا میرے بعد نہ کوئی نبی ہے اور نہ رسول۔
نبوت کا جھوٹا دعویدار:

محترم حاضرین! اگر شتہ جمعہ کے دن میں نے آپ کو قادیانی فتنہ اس کے بانی اور اس کے مقررین کے بعض فاسد اقوال و عقائد کا ذکر کیا تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے آنحضرت ﷺ کی عظمت، ناموس، عزت و مقام پر ناکام حملے کی جو گمراہ کن سازش کی۔ ختم نبوت کا انکار اور خود نبوت کا دعویدار ہونا اسی سازش کی کڑیاں تھیں۔
مرزا قادیانی کے مختلف روپ:

اپنے شیطانی عزائم کی تکمیل کے لئے بھی اپنے آپ کو مبلغ اسلام کا خادم ثابت کرنے کی کوشش کرتا اور اپنے آپ کو پاک و مقدس شخصیت کی حیثیت سے کثرت سے الہام، کشف، کرامات، رب العالمین کے ساتھ مکالمات کے دعویٰ کرتا تو اس کا معمول بن گیا تھا اپنے آپ کو ایک اہم دینی حیثیت اور شخصیت تک پہنچانے کے لئے بعض لغو دعوے کئے کہ میں خود کو اس خدمت کیلئے اللہ کی طرف سے مامور سمجھتا ہوں اور کہنے لگا کہ میں مجدد، مثیل مسیح ہوں۔ نیز جس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے قیامت سے پہلے دنیا میں آنے کی خبر قرآن و حدیث میں دی گئی ہے، مرزا نے کہا وہ میں ہوں۔ آخر کار بات یہاں پہنچی کہ نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کر بیٹھا۔ سادہ لوح مسلمانوں کو دھوکہ دے کر فریب میں پھنسانے کے لئے انتہائی مکاری اور عیاری سے آہستہ آہستہ مختلف روپ بدلتا رہا۔ گستاخی اور توہین رسالت کرنے میں اس حد تک پہنچا کہ اپنے آپ کو چودھویں رات کی چاند اور آنحضرت ﷺ کو پہلی رات کی چاند سے تشبیہ دے کر یہاں تک کہ ایک فیروز متوازن عقل سے عاری شخص کی حیثیت سے کہہ دیتا کہ عیسیٰ بن مریم کون ہے جو میرے منبر پر قدم رکھ

سکے گا۔ وہ ہمیشہ نیم خواندگی، بیماری اور خود پرستی جیسے اوصاف مذمومہ میں مبتلا رہا کبھی ظلی نبی اور کبھی پردازی جب پیٹنٹرا بدلائتشریحی نبی بن گیا دل نے جب چاہا غیر تشریحی ہونے کا علم بلند کر دیا۔ ختم نبوت پر جان قربان کرنے والوں کی مخالفت اور اعتراضات کے خوف سے ایک امی نبی ہونے کے دعویٰ سے بھی نہ شرماتا۔

حیوانات کی ختم نبوت پر شہادت:

وہ کفری طاقتوں کی ایماء اور پشت پناہی پر ایسا عقلی طور پر اندھا ہو گیا کہ اسے اتنا شعور بھی نہ رہا کہ امام الانبیا کی ختم نبوت کی گواہی آنحضرت ﷺ کے اعجاز کے طور پر انسان تو کیا حیوانات نے بھی دی ہے۔ امیر المومنین سیدنا عمر فاروقؓ سے روایت ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ایک موقع پر ایک دیہاتی کو اسلام لانے کی دعوت دی اتفاق سے وہاں ایک گاوہ جسے ہم پشتو میں (مسمرہ) کہتے ہیں موجود تھا اس دیہاتی نے کہا کہ جب تک یہ گاوہ آپ کی نبوت کی گواہی نہ دے میں آپ پر ایمان نہیں لاسکتا۔ آنحضرت ﷺ نے اس گاوہ کو فرمایا میں کون ہوں۔ گاوہ نے انتہائی فصیح عربی میں یہ جواب دیا جسے وہاں تمام موجود لوگ سمجھ رہے تھے۔

لیبک وسعدیک یارسول اللہ رب العالمین . من تعبد فقال الذی فی السما عرشہ
وفی ارض سلطانہ وفی البحر سبیلہ ، وفی الجنة رحمته . وفی النار عذابہ قال فلعن انا؟ قال انت
رسول رب العالمین وخاتم النبیین (اخرجه الطبرانی، خصائص النبی ج ۲، ص ۱۷۹)

اس گاوہ نے کہا اے رب العالمین کے رسول میں حاضر ہوں، آپ کی تابعدار ہوں۔ رحمۃ دو عالم ﷺ نے فرمایا تو کس کے نام کی تسبیح کرتی ہے گاوہ نے جواب دیا جس کا عرش آسمانوں پر ہے اور جس کا حکم زمین پر چلتا ہے جس نے سمندر میں راستے بنا دیئے جس کے رحمت کے مظاہر جنت اور جہنم ہیں۔ آپ ﷺ نے پوچھا میں کون ہوں گاوہ نے جواب دیا آپ جہانوں کے پروردگار کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔

معجزات نبوی:

محترم حاضرین! ایسے امور خوارق للعادة جو نبوت کے دعویٰ کے ساتھ ہوں جن کو معجزہ کہا جاتا ہے بے شمار آنحضرت ﷺ کے ذریعہ ظاہر ہوئے۔ گاوہ کا جواب اور نبوت کی گواہی کوئی ایسی بات نہیں جو عقل سے ماوراء ہو۔ اسطوانہ حنانہ کا واقعہ آپ کئی بار سن چکے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ابتدائی دور میں مکہ کے ایک خشک تھے کو فیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے یہ وہ زمانہ تھا جب منبر موجود نہ تھا۔ منبر بننے پر جب آپ ﷺ ستون کی بجائے منبر ہی پر خطبہ دینے لگے تو وہ بظاہر بے جان اور خشک ستون حضور ﷺ سے قرب کی سعادت سے محرومی پر بلک بلک کر رونے لگا جبہ آنحضرت ﷺ نے خود بیان فرمائی۔ وقال بکت علی ما کانت تسمع من الذکر کہ یہ (خشک) ستون اس وجہ سے رویا کہ (اللہ کا) جود کرنا تھا اس سے محروم ہوا۔

کھجور کے تنے کا گریہ:

محترم سامعین وہ تنا اس قدر شدت سے رو رہا تھا کہ حضرت جابرؓ کے بقول قریب تھا کہ وہ رونے کی شدت اور اذیت سے پھٹ جاتا۔ اسی لئے حضور ﷺ منبر سے اتر کر تنے کے پاس تشریف لائے دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر گلے لگایا (جیسے بچہ اور بچی کو رونے سے بچانے کے لئے ماں باپ اس کے گرد ہاتھوں کا گھیر ڈال کر اپنے گلے سے لگاتے ہیں) تب اس ستون کو قرار آیا۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت حسن بصریؒ اس حدیث طیبہ کو بیان کرتے وقت رو کر فرماتے کہ کھجور کا ایک خشک بے جان و بے شعور ستون جب حضور کے فراق ہوا اللہ کے ذکر سے دوری پر اتنا بے قرار و بے چین ہے تو حضرت انسان جسے اللہ نے اپنے اعلیٰ ترین صفت علم و شعور سے نوازا ہے۔ حضرت محمد ﷺ کے شوق ملاقات اور اللہ کے ذکر کے لئے اس سے کہیں زیادہ بے قرار ہونا چاہیے۔

دست نبوت میں طعام کی تسبیح:

انگریزوں کے مفادات کی نگہ دار جماعت اور اس کے نام نہاد دانشوروں کی حیوانات کی گواہی کے بارہ میں بغض و عناد پر مبنی تردید کے ازالہ کے لئے ان کے مد نظریہ بھی رہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے آنحضرت ﷺ کے معجزات کے ضمن میں کھانے سے تسبیح کی آواز آنے کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ حدیث مبارکہ کا آخری حصہ ان الفاظ پر مشتمل ہے: **وَلَقَدْ كُنَّا نَسْمَعُ تَسْبِيحَ الطَّعَامِ وَهُوَ يُوَكِّلُ** (رواہ البخاری)

یعنی کھانا کھاتے وقت ہم کھانے کی تسبیح سنتے رہے۔ اس طرح ایک روایت حضرت انسؓ سے بھی مروی ہے کہ ایک دفعہ سرکارِ دو عالم ﷺ نے مٹی میں سگریزے اٹھائے جو آپ کے دست مبارک میں اللہ کی پاکی (تسبیح) بیان کرنے لگے اور ہم نے خود ان کی تسبیح سنی۔

مارا آستین:

چونکہ ان کے آقاؤں نصاریٰ و یہود کو اسلام کے مقدس مذہب میں نصوص قطعہ سے ثابت شدہ احکامات اور دوا دوا سے دشمنی ہے ان کی ناپاک کوشش ہے کہ شریعت مطہرہ مخ اور منسوخ کر کے نئی شریعت جو ان کے فاسد عقائد کے تابع ہو معرض وجود میں آجائے اپنے مذموم عقائد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اس فرق باطلہ جو ان کے حقیقی نمک خوار ہیں کو مسلمانوں کے لباس میں مارا آستین کی حیثیت سے داخل کرنے کی کوشش۔ اسلام دشمنوں کے اسلام کے خلاف جو عزائم سازشیں ہیں۔ وہی ارادے سو فیصد اس جماعت کے بھی ہیں۔ ان کی تمام تر کوشش کی بنیاد یہی ہے کہ اسلام کا کوئی حکم اپنے اصلی حالت میں نہ رہے۔ کفار ہر دور میں اسلام کے اہم فریضہ ”جذبہ جہاد“ کو مسلمانوں کے دلوں سے نکالنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہا ہے تو ان کے اس بغلی بچہ غلام احمد قادیانی نے بھی جہاد کے فریضہ کو منسوخ کر کے حرام قرار دیا۔

جنت کے بدلے جانوں کی خرید:

حالانکہ جہاد کے پاکیزہ فریضہ میں شرکت کرنے والے نفوس قدسیہ یعنی صحابہ کرامؓ کی تعریف فرماتے ہوئے مالک الملک کا ارشاد ہے: ان الله اشترى من المؤمنين انفسهم واموالهم بان لهم الجنة يقاتلون في سبيل الله فيقتلون ويقتلون. (سورة توبه)

”اللہ نے مسلمانوں کی جانوں اور مالوں کو اس بات کے عوض خرید لیا ہے کہ ان کے لئے جنت ہے وہ اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں پس وہ قتل کرتے اور (خود بھی) قتل کئے جاتے ہیں۔“

ارشاد ہے: وقاتلوا المشركين كافة كما يقاتلونكم كافة واعلموا ان الله مع المتقين (سورة توبه)
”تم تمام مشرکوں سے لڑو جیسے وہ تم سب سے لڑتے ہیں اور سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پاکہاڑوں کے ساتھ ہے۔“

فرمان الہی ہے: کتب علیکم القتال وهو کرہ لکم وعسی ان تکرہو شیاً وهو خیر لکم وعسی ان تحبوا شیئاً وهو شر لکم واللہ یعلم وانتم لا تعلمون (سورة بقرہ)

”تم (لوگوں) پر جہاد فرض کیا گیا اور وہ تمہارے لئے ناگوار ہے اور اس میں کوئی تعجب نہیں کہ تم کسی چیز کو ناگوار جانو کہ درحقیقت وہ تمہارے لئے بہتر ہو اور شاید تم کسی چیز کو پسند کرو جبکہ وہ تمہارے لئے نقصان کا سبب ہو اور (حقیقت) اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے۔“

ارشاد گرامی ہے: انفروا حفاةً و ثقلاً و جاهدوا باموالکم و انفسکم فی سبیل اللہ (توبہ)
”اللہ کے راستے میں ہلکے ہو یا بوجھل نکل جاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ جہاد کرو“
قادیانی کا تحریف قرآن:

یہ چند فرمودات الہی بطور مثال پیش کئے در نہ جہاد کے احکامات، اہمیت اور فضیلت سے قرآن بھر پڑا ہے۔ ان واضح اور غیر مبہم آیات کے ہوتے ہوئے کفر و گمراہی کے علمبردار قادیانی فرقہ کے نام و نہاد مفسرین مرزا غلام احمد کے جانشین مرزا ابشر الدین اور مولوی محمد علی اپنے آقاؤں کی خوشنودی کے لئے بے سرو پا اور جہل و ضلال پر مبنی غلط تفسیر کئے۔ جس طرح جن تفسیر کے صحت پر اجماع امت ہے خرق اجماع کرتے ہوئے ان دین دشمن مفسرین نے ”واذ قال اللہ یعیسیٰ انی متوفیک و ارفعک الی کے من پسند ترجمے کئے۔“

عاشقان ختم نبوت کی سرفروشاں:

محترم حاضرین۔ یہ علمی بحث ہے، وعظ کے دوران ہر کسی کے لئے اس بحث کا سمجھنا مشکل ہے اس فتنہ نے جب سے سراٹھایا ہے۔ عاشقان ختم نبوت علماء حق اور دانشوروں نے جلسوں، مناظروں، مباحثوں، تقریروں تصانیف کے ذریعہ مرزا اور اس کے چیلوں کے قلمی و زبانی و عہد، اعلانات و اشتہارات کا پوسٹ لمٹ کر کے مرزا کی شخصیت کو

اسلام کے متوالوں کے سامنے بے لباس کر دیا۔ قادیانیت کے رد میں غالباً برصغیر پاک و ہند کے تاریخ میں جتنے تصانیف معرض وجود میں آئے اس کی مثال کسی دوسرے موضوع پر لکھنے والے کتب کی نہیں۔ ان کتب کی فہرست اتنی طویل ہے کہ ان کا شمار کرنا بھی مشکل ہے۔ کیونکہ تعداد سینکڑوں میں نہیں بلکہ ہزاروں تک پہنچ چکی ہے۔ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر اگرچہ ان کے درمیان کئی فردی اختلافات ہیں مگر مسئلہ ختم نبوت کے نکتہ پر بحمد اللہ سب متفق ہیں۔ سب کا ایک ہی نعرہ و عقیدہ ہے کہ قادیانی غیر مسلم اقلیتی فرقہ ہے۔ مسلمانوں میں قادیانیوں کی حیثیت بالکل واضح اور متعین ہو چکی ہے۔ معمولی عقل و دانش کا مالک بھی سمجھ سکتا ہے کہ ان گمراہوں کی حیثیت مسلمانوں کے اندر کینسر کی پھوڑے کی طرح ہے جس کو جتنا جلد کاٹا جائے اسلام اور مسلمان آپس میں انتشار و افتراق سے محفوظ ہو سکتے ہیں یہ انیسویں صدی کے اواخر اور بیسویں صدی کے اوائل کا وہ فتنہ ہے جس کی غرض و غایت ہی اپنی دلی نبوت اور من پسند مذہب کا پرچار کرنا ہے جو خدا اور اس کے رسول کے احکامات و تعلیمات کے منافی اور عقیدہ ختم نبوت کے مخالف نظریات کا حامل ہو۔

عقیدہ ختم نبوت کی تبلیغ:

محترم سامعین! عقیدہ ختم نبوت کے موضوع پر بحث طوالت اختیار کر چکا ہے کوشش کر رہا ہوں کہ اس مسئلہ کی حقیقت اہمیت آپ کے ذریعہ آپ کے اہل و عیال پر دسیوں تک جس قدر پہونچا سکیں پہونچا دیں۔ بد قسمتی سے آج بھی پچاس فیصد سے زیادہ تر عام مسلمان نہ ختم نبوت ہونے کا حقیقی مفہوم سمجھتے ہیں اور نہ یہ معلوم ہے کہ اس عقیدہ کے حفاظت کے لئے اگر مسلمان کو جان بھی قربان کرنا پڑے اس سے بھی کنارہ کشی کرنا حرام ہے۔ مسلمانوں کے لئے ایمانی لحاظ سے یہ موت و حیات کا مسئلہ ہے کئی سادہ لوح یہ نہ سمجھیں کہ یہ مولویوں کا مسئلہ ہے جیسے کہ اور کئی مسائل میں علماء کے طبقہ میں اختلافات چل رہے ہیں یہ بھی اسی طرح کا ایک مسئلہ ہے۔

ہندوستان میں فتنہ ارتداد:

جیسے کہ پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ فتنہ ارتداد کی ابتداء تقسیم ہند سے پہلے ضلع گورداسپور کے موضع قادیان جو اب انڈیا کا حصہ ہے میں مرزا غلام احمد نامی شخص نے نبی اور رسول ہونے کا دعویٰ کے بعد کر دی۔ مرزا کے مرنے کے بعد اس خرافات پر مبنی فرقہ کی خلافت اس فرقہ کے اصل معمار اور دماغ نے سنبھال لی۔ علماء کی شبانہ روز مساعی کی بدولت مسلم معاشرہ میں ایک ایسے فتنہ کی نشاندہی ہو گئی جو آئندہ امت مسلمہ کے لئے بڑی پریشانیوں کا سبب بننے والا تھا اس کارنامہ میں متحدہ ہندوستان کے علماء کو داد و تحسین نہ دینا بڑی زیادتی ہوگی۔ برصغیر پاک و ہند کے تقسیم کے موقع پر قادیانی فتنہ کے امیر مرزا بشیر الدین احمد نے ۳۱۳ جانثار قادیانی پیر و کار مستقل طور پر قادیان میں رکھنے کا اعلان کیا۔

تقسیم ہند، فسادات، فرنگی سازشیں:

تقسیم ہند کے فسادات میں انھوں نے مسلمان شہداء کو غنائی واقعات سے تاریخ بھری پڑی

ہے۔ ہزاروں پاکباز مسلم عورتوں کو ہندوؤں نے ریغمال بنا کر ان کو بے حرمتی اور مظالم کے پہاڑوں کے حوالہ کر دیا، مگر اس موقع پر بھی فسادات کے دوران قادیانی فرقہ کو کوئی نقصان نہ پہونچایا۔ کیونکہ یہ جملہ فسادات اور مسلمانوں کا اجڑ جانا بھی انگریز بہادر کے سازشوں کا حصہ تھا اور قادیانی فرقہ بھی کفری استعمار کے ایجنڈا پر انکی سرپرستی میں لمحہ لمحہ عمل کر رہا تھا۔ اسی کے صلہ میں ان کو کروڑوں کی زمین معمولی قیمت پر ربوہ میں قادیانی ہیڈ کوارٹر کیلئے الاٹ ہوئی، حالانکہ اس موقع پر کروڑوں مسلمان جنہوں نے پاکستان کے حصول کے لئے تن من دھن کی بازی لگا کر صرف یہی نعرہ لگایا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا ”لا الہ الا اللہ“ میں سے کسی فرد یا ادارہ کو اس قسم کی امتیازی الاٹمنٹ نہیں کی گئی۔

ربوہ کی حقیقت:

اور یہ کہ ربوہ نام بھی ان جھوٹوں نے قرآن کی آیت و اوینھما الی ربوۃ ذات قرار ومعین یعنی ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ ماجدہ کو ایک اونچی جگہ پر ٹھہرایا جو کہ قرار اور چشمہ والی جگہ تھی، تحریف کر کے رکھا تا کہ اس سے غلام احمد قادیانی کے جھوٹی مسیحیت ثابت ہو سکے۔

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت:

پاکستان کا حصول ان کے مرضی کے خلاف ہوا تھا، ان کے مرضی کے برعکس اللہ نے یہ نعمت پاکستان کے مسلمانوں کو عطا فرمائی اپنے مشن کو اس مملکت خداداد میں پھیلانے کے لئے جن اہداف کا تعین انہوں نے کیا اس میں سب سے زیادہ خطرناک پروگرام یہ تھا کہ پاکستان کے اہم کلیدی عہدوں پر مرزائیوں کو تعینات کرنے کی راہیں تلاش کی جائیں، آہستہ آہستہ ان کے یہ توسیعی منصوبے کھل کر سامنے آ گئے اور اس مقصد میں وہ اپنے آقاؤں کی سرپرستی اور تعاون سے کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئے۔ مگر فدا یان ختم نبوت بھی ان کے ہر سازش کی راہ میں ایک مضبوط دیوار کی طرح موجود رہے۔ جون ۱۹۵۲ء میں ملک کے جید علماء پر مشتمل مجلس عمل تشکیل دیا گیا جس کا نام تحفظ ختم نبوت مجلس عمل رکھ کر حکومت کے سامنے مندرجہ ذیل مطالبات پیش کئے۔

فدا یان ختم نبوت کے مطالبات:

- (۱) انگریزوں کے پالے ہوئے ایجنٹ اس وقت کے پاکستانی وزیر خارجہ اور قادیانی جماعت کے اہم ترین رکن سر ظفر اللہ کو وزارت خارجہ سے فارغ کیا جائے۔
- (۲) قادیانیوں کو پاکستان کی کلیدی ملازمتوں سے الگ کیا جائے۔
- (۳) مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت آئینی طور پر قرار دیا جائے۔
- (۴) قادیانیوں کے ہیڈ کوارٹر ربوہ کو ہر کسی کے لئے کھلا شہر قرار دیا جائے۔

تحریک ختم نبوت کا عروج:

مجلس عمل کے جلسوں جلوس اور رضا کاروں کی قریہ قریہ لوگوں کی بیداری کے نتیجہ میں ملک کے دونوں حصوں کے مسلمان اپنے سروں پر کفن باندھ کر قادیانیوں کے خلاف میدان عمل میں کود پڑے۔ ۱۹۵۳ء میں یہ تحریک عروج پر پہنچی، دوسری طرف اس وقت کی حکومت جو مرزائیوں کی حمایتی اور طرفدار تھی، ختم نبوت کے عاشقان پر عرصہ حیات تک کرنے کے لئے سردھڑکی بازی لگانے میں مصروف رہی۔ جیلیں مسلمانوں سے بھر گئیں۔ گولی، لاشی کا بے پناہ استعمال کیا۔ شہدائے ختم نبوت کی تعداد سینکڑوں سے بڑھ چکی تھی۔ جب حالات حکومت کے قابو سے باہر ہوئے تو پنجاب حکومت نے ۶ مارچ ۱۹۵۳ء بروز جمعہ لاہور میں میجر جنرل اعظم خان کی سربراہی میں مارشل لاء نافذ کر دی۔ یہ ملک میں پہلا منحوس مارشل لاء تھا جس نے عوام سے آزادی رائے کے جمہوری حق کو سلب کر دیا۔ اس تحریک میں حکومت وقت کی مرزوانوازی اور سیاسی ناسمجی کا نتیجہ یہ نکلا کہ حالات قابو میں آنے کی بجائے ختم نبوت کے پروانوں کا جوش جذبہ ایمانی غیرت اور حمیت میں مزید اضافہ ہوا کیونکہ ملکی انتظامیہ اور حکومت ایسے لادین فرقہ کو بچانے کے لئے اسلام کے جانثاروں کو پھیل رہی تھی جن کے امیر مرزا غلام احمد قادیانی نے ایسے فرضی جھوٹے الہامات اور بے ہودہ خرافات پیش کئے جن میں دعوائے نبوت کے علاوہ سید الاولین والاخرین خاتم النبیین کی تنقیص، صحابہ کرام اولیائے کرام کے خلاف گندی زبان استعمال کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا:

مسلمانوں کے خلاف بے تحاشا طاقت کا استعمال اور جبر و استبداد کا ہر حربہ استعمال کرنے کی وجہ سے اس تحریک میں جبری اور قوتی تھقل تو آیا مگر جذبہ ختم نہ ہوسکا۔ مگر عقیدہ ختم نبوت کی جو روشنی اور چنگاری مسلمانوں کے سینوں میں جلوہ افروز ہو چکی تھی ”پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا“ کا مصداق اگلے مرحلے کی تیاری کے لئے سر جوڑ کر تیاری شروع کر دی۔

اب وقت نماز ہو رہا ہے اگلے مرحلے میں کیا ہوا؟ کیوں ہوا؟ نتیجہ کیا نکلا؟ ان شاء اللہ آئندہ ذکر کروں گا۔

رب ذوالجلال مجھے آپ اور تمام امت مسلمہ کو ہر شکل میں آ کر دین متین میں نقب لگانے والے دجال و کذاب سے محفوظ رکھے۔

